Lesson-19

(Notes)

العلوم والمعارف يستقبلها العقل

فقه القلوب

كتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحه29-27)

وإنك سترى في الباب الواحد أحيانا من الأفكار والمسائل ما ترى أ نه لو كان مفرقا لكان أحسن، ليسهل فهمه وحفظه والعمل به، ولكنها طريقة القرآن في السور والآيات، أحكام مختلفة، وسنن متنوعة، جمعها الله في سورة واحدة، أو آية واحدة، لنفس واحدة، وهذا كما أنه موجود في العقليات فهو موجود في الحسيات كذلك.

عنقریب تم بعض ابواب (چیپٹر) دیکھو گے کہ جن میں کچھ خیالات، مسائل اور افکار جمع کئے ہوئے ہوں گے جن کو دیکھ کر تم کہو گے کہ اگر یہ الگ ہوتے یا کہیں اور ہوتے تو زیادہ بہتر تھا۔(شاید تم اس کی ترتیب سے متفق نہ ہو)، تا کہ آسان ہو جاتا اس کا سمجھنا، اس کا یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا (آپکے خیال میں اس کا فہم، حفظ اور عمل اس طرح زیادہ آسان ہوتا)، لیکن یہ قرآن کی سورتوں اور آیات کا طریقہ ہے، اللہ نے مختلف احکام اور سنتیں یا طریقوں کو ایک ہی سورت یا ایک ہی آیت میں جمع کیا ہوا ہے، ایک ہی شخص کے لیے، اگر یہ چیز عقلیات میں موجود ہیں تو پھر احساسات میں بھی موجود ہیں۔

فإنك ترى بلا تكلف أنه يجمع لك ألوان الطعام في صحن واحد، وتقدم لك ألوان الفواكه في سلة واحدة، فتقبل ذلك النفس وتتلذذ به، ويتغذى بذلك البدن، ويولد فيه كامل الطاقة البدنية.

تو بیشک تم بلا تکلف دیکھتے ہو کہ جمع کر دیا جاتا ہے تمہارے لیے ایک ہی پلیٹ میں مختلف رنگ کے کھانوں کو، تمہارے لیے ایک ٹوکری میں مختلف رنگ کے پھلوں کو پیش کیا گیا ہے، تو نفس اس کو قبول کرتا ہے اور اس سے مزہ لیتا ہے، اور جسم اس سے غذائیت پاتا ہے اور پیدا کی جاتی ہے اس میں بدن کی پوری طاقت (بدن کی طاقت مکمل اس وقت ہوتی ہے جب ایک دن میں انسان مختلف رنگ کے کھانے کھائے، ورائٹی مل کر جسم کو قوت دیتی ہے)۔

وكذلك العلوم والمعارف يستقبلها العقل، ويتلذذ بها على اختلاف أنواعها، ثم يحولها إلى القلب، ثم يدفعها القلب طاقة علمية وعملية إلى الجوارح، فجمع العلوم في الذهن كجمع ألوان الطعام في البطن، كلاهما شهي يولد الطاقة بحسب طيبه ونفعه.

اور اسی طرح سے عقل علوم اور معارف کا استقبال کرتی ہے اور اس کے اقسام کے اختلاف کے باوجود (عقل) اس سے لذّت پاتی ہے، پھر (عقل) اس کو دل کی طرف موڑ دیتی ہے، (انسان جب مختلف چیزیں پڑھتا ہے تو انہیں پڑھ کر انجوائے کرتا ہے اور وہ مزہ دل میں چلا جاتا ہے)، پھر دل ہٹا دیتا ہے (push کرتا ہے)، علمی اور عملی طاقت کو اعضاء کی طرف، جیسے پیٹ میں مختلف رنگ کے کھانے جمع کیے جاتے ہیں اسی طرح ذہن میں مختلف علوم جمع ہو جاتے ہیں، دونوں ہی بڑے مزے کے ہیں، طاقت پیدا کرتا ہے جیسی اس کی خوشبو ہوتی ہے اور اس کا فائدہ ہوتا ہے۔

هذا يولد الطاقة البدنية.. وذلك يولد الطاقة العلمية والعملية.

وقد لا يظهر لك المعنى أحيانا لأول وهلة، وقد تفهم منه خلاف المراد فيما يظهر، وقد تحملك قوة العاطفة وشدة الغيرة على الدين، على نبذ الكتاب كله، والشماتة بصاحبه، وتحذير الناس من مقولته.

یہ (کھانا پینا) بدنی طاقت پیدا کرتا ہے اور وہ علم اور عمل کی طاقت پیدا کرتا ہے۔

شاید پہلی بار پڑھنے میں تمہیں اس کے معنی سمجھ نہ آئیں، تحقیق تمہیں اس سے جو مطلب نکالنا چاہیے اس کے خلاف ہی سمجھ جاؤ اس میں جو ظاہر ہو رہا ہے اور تمہیں اٹھا لے بوجھل کر دے گی جذبات کی قوت اور دینی غیرت تمہیں آمادہ کرے گی اس بات پر کہ تم اس کتاب کو اٹھا کر پھینک دو گے، اور اس کے لکھنے والے کو برا بھلا کہو گے یا ہنسو گے اور لوگوں کو خبر دار کرنے لگو گے لکھنے والے کی باتوں سے۔

وقد يستخفك الشيطان، ويركض بك إلى النار وأنت لا تدري، فيدفعك لتحمل الآيات والأحاديث على ما لا تحتمله، وتستدل بها في غير موضعها، اتباعا لهواك، وانتصارا لرأيك، فتثور منك عجاجة من القول لها غبار ودخان.

اور کبھی کبھی شیطان تمہیں ہلکا سمجھے گا اور تمہیں آگ کی طرف لے جائے گا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا، اور تمہیں اکسائے گا / کچوکے لگائے گا تا کہ تم آیات اور احادیث کو اس طرح اٹھالو جو اس کا معنی نہیں (شیطان تمہیں آیات کا وہ مفہوم سمجھائے گا جو اصل میں ہے نہیں)، اور تم اس کے ذریعے استدلال کرنے لگو گے اس کے مقام سے ہٹ کر (تم اصل سے ہٹ کر بات کروگے)، اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اور اپنی رائے کو دفاع (defend) کرتے ہوئے، تو اٹھے گا تم سے غبار اور دھواں بات میں سے۔

(تم ایسی جوشیلی باتیں کروگے جیسے ان سے دھواں نکل رہا ہو)۔

ولو صبرت قليلا حتى تتم القراءة لزال اللبس، وبان لك الصواب، فما لا يظهر بنور الكوكب يظهر بنور القمر، وما لايظهر بنور القمر يظهر بضياء الشمس، وما قد يخفى على الإنسان في البداية قد يظهر له في النهاية، وإذا تجولت في المدينة عرفتها، وعرفت ما فيها من الطرق والسلع، ووصلت إلى ما تريد بأقصر طريق، لكن مع الصبر الجميل.

اگر تم نے تھوڑا سا صبر کیا یہاں تک کہ قراءت پوری ہو جائے تو شک چلا جائے گا۔ اور تمہارے لیے صحیح راہ واضح ہو جائے گی، تو جو ستارے کی روشنی میں ظاہر نہیں ہوتا وہ چاند کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا ہے اور جو چاند کی روشنی میں ظاہر نہیں ہوتا وہ سورج کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا ہے، اور جو انسان پر شروع میں چھپا ہوا ہوتا ہے وہ اختتام تک ظاہر ہو جاتا ہے، اور اگر تم شہر میں گھومو پھرو تو تم پہچان جاؤ گے، اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ رستے کہاں ہیں اور پہاڑ کہاں ہیں، اور تم پہنچ جاؤ گے جو تم چاہو گے مختصر راستے سے، لیکن صبر جمیل کے ساتھ۔

وهكذا إذا أتم القارئ قراءة الكتاب أو المقال انكشف له ما التبس عليه، وهذه سنة كونية وشرعية، فإياك والعجلة فإنها تعقب الحسرة والندم:(وَ لَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰۤی اِلَیۡکَ وَحۡیُہٗ وَ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا) (طه:١١٤)

والخطأ والزلل، والضعف والتقصير، والغفلة والنسيان من طبيعة البشر،والكمال في كل شيء لله الواحد القهار.

اور اسی طرح جب قاری کسی کتاب یا آرٹیکل کا مطالعہ مکمل کر لیتا ہے تو منکشف (ظاہر) ہو جاتا ہے اس کے لیے وہ کچھ جو اس کے اوپر چھپی ہوئی تھیں (جنہوں نے اسکو کنفیوژن میں ڈالا ہو)، یہ ایک کونی (فطری) اور شرعی طریقہ ہے،(جیسے آپ کسی پودے یا درخت کو دیکھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ کتنے خوبصورت پتے ہیں اور خوشبو کتنی اچھی ہے لیکن جب تک آپ اس کو study نہیں کریں گے آپ نہیں جان سکتے کہ اس میں اور کیا فائدہ ہیں، جب آپ گہرائی میں جاتے ہیں تب آپ کو پتہ چلتا ہے کہ اس میں کینسر کا بھی علاج ہے۔

اسی طرح سے ایک ہوتا ہے صرف سامنے سامنے سے آیت پڑھ لینا اور ایک ہوتا ہے اس کی گہرائی میں جانا۔ ابھی بھی علم کہاں کامل ہے ؟)

پس اپنے آپ کو بچاؤ جلدی کرنے سے کیونکہ یہ اپنے پیچھے افسوس اور پریشانی لاتی ہے۔

(یعنی کتاب کو ایسے ہی تھوڑا سا پڑھ کر بغیر سمجھے نہ رکھنا۔ قرآن میں بھی یہی قاعدہ بتایا گیا ہے کہ جب تک آیت پوری نہ ہو تو اس میں پہلے سے ہی اپنی judgement pass نہیں کر دو)۔

"اور جلدی جلدی مت پڑھو قرآن کو اس سے پہلے کے وحی پوری کی جائے اور کہہ دیجیے اے میرے رب زیادہ کر دے مجھے علم میں۔"

اور خطا اور پھسلنا اور کمزوری اور کوتاہی، غفلت اور نسیان یہ انسانوں کے طبیعت میں سے ہے اور ہر چیز میں کمال صرف اللہ کے لیے ہے جو ایک ہے اور زبردست ہے۔

وقد هاجت حين إعداد هذه الموسوعة رياح عاصفة شديدة من الأعمال والصوارف والطوارق، وأدركني التعب والسأم والملل لطول الطريق، وبعد المسافة، وكثرة المزالق، فضعفت العزيمة، وزادت الحسرة والألم، فيا لها من مصيبة وقعت في وسط هذالبحر الأعظم، أصابت مسكينًا لا يحسن الترحال بين جزائر هذا البحر الكبير، وليس معه نفقة تبلغه إلى مقصوده، فيا ليته عند أهله، وما اقتحم ما اقتحم.

اور تحقیق اس انسائیکلوپیڈیا کی تیاری کے وقت تیز شدید ہوائیں چلیں یعنی ایسے ایسے کام، اور مصروفیت اور حادثے بیچ میں آگئے،(جب میں یہ کتاب لکھ رہا تھا تو بیچ میں ایسے ایسے کام ، مصروفیت اور حادثے بیچ میں آگئے)اور راستے کے لمبا ہونے سے مجھ پر تھکاوٹ اور بوریت چھا گئی، اور عزم کمزور ہوگیا، چٹانوں کی کثرت سے ، فاصلے کی دوری کی وجہ سے ، جس کی وجہ سے عزم کمزور ہو گیا۔ اور زیادہ ہوگئی حسرت اور درد ، ہائے افسوس اس مصیبت پر جو پڑگئی اس بڑے سمندر کے درمیان میں، مسکین کو لاحق ہوگئی جس کو سفر کرنا نہیں آتا اس بہت بڑے سمندر میں (جو چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں ان کے بیچ میں اسے چلنا نہیں آتا، ایسا ہوتا ہے کہ کبھی ہم کام شروع کرتے ہیں اور عین درمیان میں پہنچتے ہیں پھر جب تھوڑا سا سفر ہوتا ہے تو کچھ سمجھ نہیں آتا)

اور اس کے پاس خرچہ بھی کوئی نہیں ہے جو اس کی منزل تک اس کو پہنچائے، کاش وہ اپنے گھر والوں کے پاس ہوتا جو بھی پار کرگیا سو پار کرگیا۔

فما أحوج هذا المسكين إلى رحمة ربه وعونه وتوفيقه، وما أحوجه إلى أن يستغفر ربه من ذنوبه وعيوبه، ويتوب إليه من زلاته وعثراته.

کتنا زیادہ محتاج ہے یہ مسکین (مصنف) اپنے رب کی رحمت، اس کی مدد اور اس کی توفیق کا، اور کتنا محتاج ہے کہ وہ اپنے رب سے اپنے گناہ کی اور اپنے عیب کی معافی مانگے۔ اور اپنے پھسلنے اور لغزشوں سے توبہ کرتا ہے۔

وما أجدره بشكر ربه على نعمه وآلائه وإحسانه، لعله يقبل فيعان، ويواصل السير، ويؤدي الأمانة إلى أهلها، ويسلم البضاعة إلى أصحابها.

اور کتنا حقدار ہے اپنے رب کے شکر ادا کرنے کا اس کی نعمتوں، انعامات اور اس کے احسانات پر شاید کہ اس کو وہ قبول کرلے تو وہ مدد کیا جائے (اللہ کی مدد آجائے) اور راستہ مل جائے یا اپنا سفر جاری رکھے، اور امانت کو اس کے اہل کی طرف ادا کر دے (جو پڑھنے والے ہیں ان تک یہ کتاب پہنچ جائے)، اور سامان اس کے رہنے والوں کے سپرد کر دے۔

هذا وإن الإخلاص عزيز.. وتحقيقه في كل عمل أعز..خاصة فيما يجلب الشهرة للعبد من رئاسة أو مال أو علم، فهذه مطايا يبتلى بها الناس، وأهلها أول من تسعر بهم النارإن فقدوا الإخلاص الذي هو روح الأعمال.

اور یہ اخلاص بہت زبردست چیز ہے اور اس کو ثابت کرنا(حق کرنا) ہر عمل میں، خاص کر وہ کام جن سے انسان کو شہرت ملتی ہے(ان میں اخلاص اور بھی ضروری ہوتا ہے بار بار نیت کو چیک کرنا پڑتا ہے) حکومت یا مال یا علم، یہ تین سواریاں ہیں جن کے ذریعہ لوگوں کی آزمائش ہوتی ہے۔ان تین چیزوں کے اہل وہ ہیں جن سے آگ بھڑکائی جائے گی اگر انہوں نے اخلاص کھو دیا جو اعمال کی روح ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالی سے کہ اللہ ہمیں ہر قول اور عمل میں اخلاص عطا کر دے۔

سیکھنے کی باتیں

▪ عام کتابیں جب لکھی جاتی ہیں تو اس میں چیپٹر کے تحت اس سے متعلق ساری باتوں کو جمع کیا جاتا ہے، پھر اس کو پڑھنا، یاد کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس میں ایک ہی ٹاپک چل رہا ہوتا ہے۔

لیکن اس کتاب کا مزاج الگ ہے، ایک ہی چیپٹر کے اندر مختلف چیزیں بھی ڈالی گئی ہیں۔ بعض اوقات صرف اسی موضوع سے متعلق چیز نہیں رکھی بلکہ سمجھانے کے لیے اس میں ورائٹی بھی ڈالی ہے اور یہ قرآن کا اسٹائل ہے۔ قرآن کا طریقہ ہے کہ وہ ایک جگہ میں ایک سے زائد موضوعات کو اکھٹا کر دیتا ہے۔

▪ قرآن میں بظاہر ایسا لگتا ہے کہ مختلف موضوعات سے متعلق آیات ہیں لیکن وہ اس قدر بہترین انداز میں لنک ہوتی ہیں گویا کہ وہ وہیں ہونی چاہئیے.

▪ عقلیات سے مراد یہ ہے کہ جب ایک بات سوچتے ہیں تو صرف ایک ہی خیال نہیں آتا،(جیساکہ نماز میں کوئی ایک بات یاد آتی ہے توخیالات کا تانتا بندھ جاتا ہے)

ایک ہی بات سے کئی بات نکلتی ہیں یا ایک بات کو مختلف طریقوں سے سمجھا جاتا ہے۔

مثلاً:

سعی کے بارے میں دو رائے پائی جاتی ہیں، زیادہ تر علماء کہتے ہیں کہ عورت نہ دوڑے کیونکہ یہ انکے پردے کے خلاف ہے لیکن علامہ البانی کہتے ہیں کہ جب یہ معاملہ شروع ہی ایک عورت سے ہوا تھا تو عورت کو نہ روکا جائے۔

اب یہ عقلیات سے متعلق نکتہ ہے کیونکہ کوئی نص موجود نہیں، قرآن حدیث تو اس بارے میں خاموش ہیں۔

▪ عقل ایک جگہ ٹک نہیں سکتی، بچپن میں انسان مختلف طریقے سے سوچتا ہے، بڑے ہو کر اس کے سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے، اسی طرح پڑھا لکھا اور ان پڑھ شخص مختلف طریقے سے سوچتا ہے۔

▪ ایک ہی چیز ایک بندے کے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے اور دوسرا اسے دیکھ کر اداس ہو رہا ہوتا ہے۔ دو بندوں کا دماغ ایک طرح نہیں چلتا حتی کہ انسان کے اپنے اندر کشمکش چل رہی ہوتی ہے۔

▪ تنگ ذہن لوگ اختلاف رائے برداشت نہیں کرتے، پریشان رہتے ہیں کہ دوسرا ان کے طریقے پر کیوں نہیں سوچ رہا۔

▪ ماں بیٹی، شوہر اور بیوی، دوستوں اور اسکالرز میں لڑائیاں ختم ہو سکتی ہیں اگر دوسرے شخص کو بھی گنجائش دے دی جائے، ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی بات واضح کر دیں، دوسرا اپنی بات کی وضاحت کر دے اس کا برا نہیں منانا چاہیئے۔

▪ ہمارے نظام تعلیم میں، اور ہمارے گھروں میں difference management، وسعت ذہن کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی، عقل استعمال ہی نہیں کی جاتی، قبولیت کا جذبہ نہیں۔

▪ چھوٹے چھوٹے معاملات پر اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے کو ختم کر دیتے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

▪ حسیات میں بھی اختلاف ہوتا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ ایک کتاب کے بارے میں کسی ایک سے پوچھا جائے کہ اس میں کتنے صفحے ہوں گے اور دوسرے سے بھی پوچھا جائے تو دونوں کا جواب مختلف ہو گا حالانکہ کتاب نظر آ رہی ہو گی۔

▪ اس لیے اپنی رائے کو کبھی بھی حتمی رائے نہیں سمجھنا چاہیے۔

▪ اچھے علماء یوں کہتے ہیں کہ یہ میری رائے ہے جو غلط بھی ہو سکتی ہے اور میرے مخالف کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے۔

▪ ایک آیت یا ایک حدیث یا ایک حکم کو سمجھنے میں بعض اوقات اس سے بہت سی وجوہات نکل رہی ہوتی ہیں حالانکہ دیکھنے میں وہ ایک ہی چیز ہوتی ہے۔

▪ کتاب کی ورائٹی اور مختلف علوم کو پڑھنا بہت ضروری ہے۔

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنْ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"

▪ اس دعا میں ٹھنڈے پانی اور اولوں سے دھونے کی بات کی گئی ہے۔

گناہوں کی بھی آگ ہوتی ہے، زیادہ گناہ حسد یا غصہ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کچھ گناہ کو دھونے کے لیے ٹھنڈا پانی کا چاہنا ہو سکتا ہے۔

ریسرچ کی جا سکتی ہے کہ ٹھنڈے پانی سے کسی چیز کو دھونے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

▪ قرآن بھی اس وقت زیادہ سمجھ میں آتا ہے جب لوگوں سے تعلق ہوتا ہے اگر لوگوں سے قطع تعلق ہو کر کسی حجرے میں بیٹھے ہوں تو صحیح قرآن بھی نہیں پڑھا سکتے کیونکہ اس کے لیے up-to-date رہنا پڑتا ہے۔

▪ موجودہ دور کے ذہنی اور نفسیاتی مسائل کو جاننے کی ضرورت ہے اور قرآن ان کے بارے میں کس طرح رہنمائی کرتا ہے۔

▪ علم کے nutrients دل کے ذریعے سارے بدن میں چلے جاتے ہیں جس کے بعد عمل کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

▪ قرآن مجید میں ہمیں حلال کے ساتھ ساتھ طیب کھانے کا بھی حکم ہے جس کی خوشبو اچھی ہو اس کا ذائقہ اچھا ہو۔

▪ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی اسکالر عام رواج سے ہٹ کر بات کرتا ہے تو لوگ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

▪ کچھ باتوں سے گویا دھواں نکلتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان اپنی خواہش، اپنی مرضی اور اپنی انا کی خاطر صحیح بات کو بھی غلط قرار دے رہا ہوتا ہے۔

▪ عموما کچھ لوگ دلیل سے بات کرتے ہیں اور وہ ٹھنڈی بات کرتے ہیں، انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انہیں کہاں کیا کہنا ہے، اپنے آپ کو خوب کنٹرول کرنا جانتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یہ نہیں کرسکتے وہ دلیل کے جواب میں دھمکی دیتے ہیں۔

خاص کر والدین اپنے بچوں کے ساتھ یہی کرتے ہیں انہیں مطمئن نہیں کرتے بلکہ غصہ کرتے ہیں, اپنی رائے کا دفاع کرنے لگتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلے گا۔

▪ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیوں کی گئی تھی اس لیے کہ ان کی بات کو قبول نہیں کر پارہے تھے، کیونکہ وہ بات ان کے رواج، طریقے، سوچ کے خلاف تھی۔

▪ مصنف پہلے سے بتارہے ہیں کہ اس کتاب میں بہت سی باتیں ایسی آئیں گی جو روٹین سے ہٹ کر ہوں گی، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اچک لے اور وہ تمہیں تمہاری خواہشات پر مبنی معنی پر جمع دے اور اس کے بعد تم غصہ اور جذبات میں آجاؤ۔

حق قبول نہ کرنے کے اسباب

- خواہشات نفس
- آباواجداد کی پیروی
- اپنے خیالات کے مخالف بات کو انسان قبول نہیں کرپاتے.

▪ عبادت، اطاعت یہ ہے کہ وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (الحشر:7)

▪ ہماری وابستگی اپنے والدین، خاندان، روایات، قوم، رنگ، زبان سب سے دین سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔

▪ یہ سارے بت اور رکاوٹیں ہیں جو حق تک نہیں پہنچنے دیتیں۔ جب تک ان میں سے ہر بت کو ترک نہیں کیا جائے گا تب تک سچ کو نہیں پا سکیں گے۔

▪ بہت سے لوگ قرآن اور حدیث عبادت اور برکت کے لیے پڑھ کر رکھ دیتے ہیں، جب عمل کی باری آتی ہے تو وہی کرتے ہیں جو رسم و رواج کہتے ہیں چاہے شادی کا معاملہ ہو یا فوتگی ہو یا معاشرتی لین دین یا اسراف ہو۔ اس وقت ان کو نہ قرآن یاد آتا ہے نہ حدیث کیونکہ وہ ان کی خواہشات کے خلاف جارہی ہوتی ہے۔

▪ بدعات چھوڑنے کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ سارا معاشرہ وہی کررہا ہے اس سے الگ کیسے ہوں۔

▪ ہر کامیابی کے راستے میں جزیرے ہوتے ہیں، کبھی انسان پانی میں ہوتا ہے تو کبھی خشکی پر اس سے گبھرانا نہیں چاہیے۔

▪ جب انسان کنوئیں کے اندر رہتا ہے تو ٹکراتا رہتا ہے، لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ جب باہر نکل جاتا ہے، سوچ میں وسعت آجاتی ہے تو مسائل ہونے کے باوجود اس کو پریشان نہیں کرتے۔

▪ استغفار ہر مشکل کو دور کرنے کا باعث ہے، اس لیے بھی اس کی ضرورت ہے۔

▪ نیت کرنے کے بعد بار بار اس کی تجدید کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

▪لوگ عموماً مشہور تین چیزوں کی بنا پر ہوتے ہیں، کسی کو کوئی عہدہ مل جائے یا کسی کے پاس کوئی مال زیادہ آجائے جیسے قارون ہے، یا علم زیادہ آجائے، یہ تین چیزیں بہت بڑا فتنہ ہیں سورۃ الکھف میں اس کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔

ان تین لوگوں کو اور زیادہ توبہ استغفار کرنی چاہیے اور اخلاص کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پھسلن ہے۔

▪روز قیامت سب سے پہلا حساب علماء کا ہو گا۔ علم جہاں بہت عزت کی بات ہے وہیں بہت ڈرنے کی بات ہے۔ اگر نیت درست تو پہلے فارغ اور اگر نیت خراب تو ان ہی سے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

▪نیت کی خرابی سے انسان کے اعمال بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔

▪مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ"(بخاری و مسلم)

ریاکاری عمل سے ہوتی ہے اور قول سے شہرت ہوتی ہے۔

تو قول اور عمل دونوں کی ریاکاری سے اللہ بچائے۔

Website Link

https://data.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0019-Al-Muqaddimah_Al-Ulum_Wa_al-Muarifu_Yastaqbaluha_al-Aqlu_Page_27-29.mp3